بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان طالب علموں کے نام

جو محنت اور توکل پر یقین رکھتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں ، نظر جن کی خدا پر ہو

تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

مؤلفین

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار

مولانا محمد حسین آزاد
(1831ء-1910ء)

تعارف:

حالاتِ زندگی: محمد حسین آزاد دہلی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی محمد باقر تھا، جو ایک جید عالم اور مجتہد تھے۔ ان کے والد کے شیخ محمد ابراہیم ذوق سے دوستانہ مراسم تھے، اس لیے آزاد نے ذوق کی زیرِ نگرانی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں دہلی کالج میں داخل ہو کر عربی و فارسی کی تحصیل کی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں آزاد کے والد کی شہادت اور گھر کی تباہی کے بعد انھیں دہلی چھوڑنی پڑی۔ مختلف علاقوں میں قیام کیا۔ سات سال بعد لاہور آئے اور بڑی مشکل سے محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے۔ یہاں اُنھوں نے عربی اور فارسی میں کچھ درسی کتب لکھیں، جو بہت مقبول ہوئیں۔ لاہور میں انجمن پنجاب کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ آزاد کو ان کی ادبی خدمات کے صلے میں شمس العلما کا خطاب ملا۔ اپنی ایک جوان اور چہیتی بیٹی کے انتقال سے اُنہیں بے حد صدمہ پہنچا اور وہ ذہنی توازن کھو بیٹھے۔ تاہم اس دوران میں جب بھی افاقہ ہوتا تو تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھتے۔

ادبی خدمات: آزاد عربی اور فارسی کے بہت بڑے عالم تھے۔ وہ سنسکرت اور ہندی زبان و ادب کی خوبیوں سے بھی آشنا تھے۔ وہ اُردو اور دیگر مشرقی زبانوں کے بڑے محقّق اور ماہر تھے۔ اُن کا شاہکار ''آبِ حیات'' اُردو زبان کی پہلی تاریخی اور تنقیدی و تحقیقی کتاب ہے۔ آزاد کی انشا پردازی بے مثل ہے، وہ ایک ایسے طرز کے بانی تھے، جس کا خاتمہ اُنھیں کے ساتھ ہوا۔ اس طرز سے اُنھوں نے تمثیلی اور تخیلی مضامین میں خوب کام لیا۔

تصانیف: نیرنگ خیال سخن دانِ فارس، دربارِ اکبری، نگارستان، آبِ حیات وغیرہ

سبق کا تعارف:

یہ سبق ایک انشائیہ ہے جو تمثیلی انداز میں لکھا گیا ہے۔ یہ جانسن کے مضمون "A vision of the table of fame" سے ماخوذ ہے۔ اس سبق میں مصنف نے ایک خیالی میدان کا منظر دکھایا ہے جس میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار ہے۔ اس دربار میں دنیا کے نامور لوگ جگہ پاتے ہیں۔ مصنف نے ان لوگوں کے آنے کے منظر کو دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

Geniusesthub.com

CamScanner

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 33)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جیّد عالم	بڑے عالم	مجتہد	کوشش کر کے قرآن و سنت سے اللہ کا حکم معلوم کرنے والا
تحصیل	علم حاصل کرنا	شمس العلما	ایک خطاب جو حکومت دیتی تھی
چہیتی	پیاری	افاقہ	مرض میں کمی ہونا
تصنیف و تالیف	لکھنے لکھانے کا عمل	سنسکرت	ایک قدیم آریائی زبان، ہندی
محقق	تحقیق کرنے والا	شاہکار	عمدہ نمونہ
بے مثل	بے مثال، جس کی کوئی مثال نہ ہو	انشا پردازی	نثر نگاری، تحریر
تخیلی مضامین	خیالی مضامین، من گھڑت	طرز	انداز، اسلوب
تمثیلی	ایسی تحریر جس میں خیالی اور فکری چیزوں کو کرداروں کی صورت میں پیش کیا جائے		

(صفحہ نمبر 34)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فرقوں	گروہوں	عالی وقار	اونچے مقام والے
جلوہ گر	نظر آتے ہیں	خونی خلعت	خونی لباس
بے عیبی	کسی عیب یا گناہ کے بغیر	زیرک	عقل مند، سمجھ رکھنے والے
دانا	عقل مند، ذہین	بزمِ تحقیق	تحقیق کی محفل، مراد تحقیق کرنے والے
بقائے دوام	ہمیشہ زندہ رہنا	فی الحقیقت	حقیقت میں
عالم یادگار	کسی کے بعد اس کے کا کارنامہ یادگار کے طور ہونا	بقا	باقی رہنا، زندہ رہنا
شہرت دوام	ہمیشہ رہنے والی شہرت	وسیع الفضا	بہت وسیع
ناموران موصوف	بڑے مشہور لوگ	میدان مذکور	وہ میدان جس کا ذکر کیا جا رہا ہے
دل افروز	دل کی خوشی کا باعث، دل کو بھلا لگنے والا	گوشِ سحاب	بادلوں سے
محاسبِ فکر	فکر کا حساب کرنے والا	سینہ توڑ	مشکل اور ناقابل تسخیر
سرپھوڑ	سر پھوڑنے والے، مشکل	قلۂ کوہ	پہاڑ کی چوٹی
ناخنِ تدبیر	کوشش، انتظام	شہنائی	ایک ساز جس میں پھونک مارنے سے باریک آواز نکلتی ہے

Geniusneshub.com
CamScanner

(صفحہ نمبر 35)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وسعت	پھیلاؤ، چوڑائی	رفعت	بلندی
انبوہِ کثیر	ہجوم، بھیڑ	تماشائے جمال	حسن کا جلوہ دیکھنے میں
محو	مصروف، گم	اقوامِ مختلفہ	مختلف قومیں
عہدہائے متفرقہ	مختلف عہد یا زمانوں سے تعلق رکھنے والے	عمرہائے متفاوتہ	مختلف عمر کے ہونا
ہمت کے بیٹے	مراد ہمت	طبیعت کے پست	پست ہمت
غول کے غول	گروہ در گروہ	چیدہ	چنا ہوا، پسندیدہ
برگزیدہ	منتخب، مقبول	بلندیٔ کوہ	پہاڑ کی بلندی
نغمۂ آسمانی	آسمان سے سنائی دینے والا نغمہ	کمپاس	سمت معلوم کرنے والا آلا
شمشیرِ برہنہ	نیام سے باہر نکلی ہوئی تلوار	آراستہ	سجا ہوا
جرِ ثقیل	مشینیں	جہازی قطب نما	جہاز میں سمت معلوم کرنے والا آلہ

(صفحہ نمبر 36)

شائق	شوق رکھنے والا	بے تامل	بغیر سوچے سمجھے
تعمیل	عمل کیا	گروہِ مذکور	وہ گروہ جس کا ذکر کیا جا رہا ہے
فرقے	گروہ	کوہِ مذکورہ	وہ پہاڑ جس کا ذکر کیا جا رہا ہے
سپاٹے	تیز دور	روح افزا	روح کو خوش کرنے والا
جاں بخش	جان کو سکون دینے والی	قوت دوامی	ہمیشہ رہنے والی قوت
گرد و پیش	آس پاس	نورِ سحر	صبح کا نور یا روشنی
قوسِ قزح	بارش کے بعد بننے والی سات رنگوں کی قوس	تسلی و تشفی	اطمینان
شادابی	کھلنا	ناگہاں	اچانک
ایوانِ عالی شان	اونچی شان والا محل	حور شمائل	خوب صورت عورت
مشتاقوں	خواہش مند، اشتیاق رکھنے والے	انبوہ	ہجوم، بھیڑ
آفرین	شاباش، تعریف و توصیف	خیر مقدم	استقبال
دیرینہ سال	بوڑھا	تختِ طلسمات	جادوئی تخت

Geniusneshub.com
CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مؤرخوں	تاریخ لکھنے والے	منقسم	تقسیم ہونا
حسبِ مدارج	درجوں یا مقام کے مطابق	صاحبِ مراتب	مقام اور مرتبہ رکھنے والے
شوق انگیز	شوق بڑھانے والا	ایوانِ جلوس	مل بیٹھنے کا کمرہ
جنگی باجوں	جنگ میں بجائے جانے والے باجے	جوش خیز	جوش بڑھانے والا
مہاجن	دولت مند	ظفریابی	کامیابی
پنڈت	ہندوؤں میں مذہبی علم رکھنے والا		

(صفحہ نمبر 37)

پہلوانانِ ایرانی	ایرانی پہلوان	سنگھاسن بتیسی	ایک قدیم داستان
نہ آپ کا سنہ ہٹے گا	یعنی اس کا جاری کیا ہوا کلینڈر ہمیشہ رہے گا، مراد ہمیشہ یاد رکھا جائے گا	نہ سکہ مٹے گا	جاری کیے ہوئے سکے باقی رہیں گے، مراد ہمیشہ یاد رکھا جائے گا
قیل وقال	بات چیت، بحث	مصاحبوں	دوستوں، ہم محفلوں
تمکنت	غرور	اشیرباد	خیر و برکت کی دعا
پنّے	سبز رنگ کا پتھر	دانے ستاروں پر آنکھ مار رہے تھے	ستاروں کو شرما رہے تھے
شاہانِ کیانی	کیانی خاندان کے بادشاہ، جو قدیم ایران کا دوسرا بڑا شاہی خاندان تھا	کالی داس	چوتھی یا پانچویں صدی قبل مسیح میں سنسکرت زبان کا مشہور ڈراما نگار اور شاعر
فصاحت	خوب صورت الفاظ کا استعمال	بلاغت	موقع محل کے مطابق الفاظ کا استعمال
فرش فروش	قالین	جھاڑ فانوس	شمعیں
بقعۂ نور	روشن	فیل پیکر	بھاری جسم رکھنے والا
نشۂ شجاعت	بہادری کا نشہ	راجہ بھوج	گیارویں صدی میں مالوا کا راجا، بڑا قابل آدمی تھا
مہاراجا بکرماجیت	قدیم ہندوستان کا ایک نامور بادشاہ جو اپنے عدل، سخاوت اور علما کی قدردانی کی وجہ سے مقبول ہے۔ ہندی کلینڈر کا اجرا کیا	درفشِ کاویانی	کاوہ کا جھنڈا۔ کاوہ، ایک ایرانی لوہار تھا، اس کے بیٹوں کو ضحاک نامی بادشاہ نے قتل کر دیا تھا۔ کاوہ نے بغاوت کی اور کھال سے بنی ہوئی دھونکنی کو اپنا جھنڈا بنا لیا، اسی جھنڈے کو درفشِ کاویانی کہتے ہیں۔
خودفولادی	لوہے کا لباس	بچشمِ تعظیم	عزت و احترام کی نظر سے
دیرینہ سال	بوڑھا		

Geniusnesthub.com

CamScanner

(صفحہ نمبر 38)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ایک طرّہ	بل کھاتی ہوئی پگڑی	آویزاں	سجی ہوئی تھیں
شیر سیستانی	سیستان کے علاقے کا بہادر	رستم پہلوان	ایک ایرانی سپہ سالار جس کی بہادری بہت مشہور تھی
کہن سال	بوڑھا	فردوسی	ایرانی شاعر جس نے شاہنامہ لکھ کر شہرت پائی
شاہنامہ	فردوسی کی لکھی ہوئی طویل نظم، جس میں ایرانی کی تہذیبی اور ثقافتی تاریخ بیان ہوئی ہے۔	افلاطون	قدیم یونان کا ایک عقلمند، سقراط کا شاگرد اور ارسطو کا استاد۔ایک مثالی ریاست کا تصور بھی دیا
چتر	چھتری	محو	مصروف
مؤرخ	تاریخ لکھنے والا	محقق	تحقیق کرنے والا
سکندر یونانی	یونان کی ریاست مقدونیہ کا شہزادہ سکندر اعظم	کلاہِ کیانی	کیانی بادشاہوں کا تاج
سقراط	قدیم یونان کا ایک فلسفی اور دانا۔افلاطون کا استاد، سچ بولنے کے جرم میں زہر کا پیالہ پینا پڑا	دارا	یہاں مراد دارا سوم ہے جو قدیم ایرانی سلطنت کا آخری بادشاہ تھا، جس نے سکندر سے شکست کھائی تھی
وضع	انداز	قیافہ روشن	چہرہ روشن
فرحتِ روحانی	روحانی خوشی	حکمت یونانی	یونان کی عقل، اشارہ یونانی دانش وروں کی طرف ہے
جالینوس	یونان کا ایک طبیب اور فلسفی	پھریرا علم کا	جھنڈے کا کپڑا
مسند	تخت	ارسطو	قدیم یونان کا ایک فلسفی اور دانا، افلاطون کا شاگرد اور سکندر اعظم کا استاد۔
تکرار	بحث	منطق زبردست	مضبوط دلیل

(صفحہ نمبر 39)

براہین معقول	مناسب دلائل	جبّہ	مردانہ پوشاک، لمبی قمیص
عمامہ	پگڑی	طبل	بڑا ڈھول، نقارہ
دمامہ	نقارہ، ڈنکا	انبوہِ کثیر	ہجوم، بھیڑ
گنبدِ فلک کا نمونہ	آسمان کے گنبد کی طرح وسیع	طبلِ تہی	ڈھول کی طرح اندر سے خالی
ہارون الرشید	پانچویں عباسی خلیفہ، بہت مشہور ہوئے، ان کا دور ترقی کا دور کہلاتا ہے	مامون الرشید	ساتواں عباسی خلیفہ۔اپنی عقل مندی، تدبر، ذہانت اور علم کی وجہ سے مشہور
تاجدار	بادشاہ	استخوان	یہاں مراد نسل

Geniusnesthub.com
CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قلمکار	رنگین	گراں بہا	قیمتی
محمود غزنوی	غزنی کا حکمران۔ جس نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے۔ آخری حملے میں ہندوستان کی متحدہ فوج کو سومنات میں شکست دی	جتنے دامنِ قیامت سے دامن باندھے تھے	بہت طویل ہونا
قیل وقال	بحث، بات چیت	غل ہوا	شور ہوا
بوعلی سینا	اسلامی تاریخ کا ممتاز طبیب اور فلسفی۔ انھیں طبی دنیا کا آفتاب کہا جاتا ہے۔ قریباً 450 کتابیں لکھیں	ایاز	محمود غزنوی کا پسندیدہ غلام اور مشیر۔ محمود نے اسے لاہور کا گورنر مقرر کیا۔
تورانی	توران کا رہنے والا۔ وسط ایشیا کا علاقہ	معقول	مناسب، عقل میں آنے والا
خوش وضع	خوب صورت انداز	نقش ونگار	پھول پتی کا آرائشی کام
گلزار	باغ کی طرح	واقعیت	حقیقت

(صفحہ نمبر 40)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
انوری	ایرانی شاعر	خاقانی	ایرانی شاعر
ظہیر فاریانی	ایرانی شاعر	چشمِ حقارت	حقارت کی نظر
نسب نامے	جس میں نسل بیان کی گئی ہو	شمشیر جوہردار	تلوار جس پر ہیرے جواہرات جڑے ہوں
مصورانِ تصانیف	کتابیں لکھنے والے	رنگِ بقا	اسے زندہ نہ رکھا ہو
متاسف	افسوس ہونا	ہاتف	غیب سے آنے والی آواز
مردِ بزرگ	بوڑھا، بزرگ آدمی	متشرع	شرع کے مطابق
اصطرلاب	ایک آلہ جس سے ستاروں کی بلندی، رفتار اور مقام دریافت کرتے ہیں	طوسی	نصیر الدین طوسی، بہت اعلیٰ پایہ کا ادیب، محقق اور سائنس دان تھا
فلسفہ	عقلی علم	حکمت	عقل
اقلیدس	ریاضی کی شکلیں اور علمِ ہندسہ	آبدار	چمک دار
کلاہِ شہرت	شہرت کی ٹوپی	نوبت آئی	باری آئی

(صفحہ نمبر 41)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رہبر	رہنما	آزاد وضع قطع	آزاد خیالی کا انداز
خاکساری کا عمامہ	عاجزی	صلحا	صالح کی جمع، نیک لوگ

Geniusesthub.com

CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طلسمات	جادوئی	شیشۂ مینائی	شیشے کا بنا ہوا برتن
حافظِ شیراز	ایران کے مشہور شاعر، حافظ شیرازی	فلک	آسمان
دیوان	شاعری کا مجموعہ	خندہ جبینی	مسکراتی ہوئی پیشانی
فلکِ مینائی	آسمان کے شیشے	گلستان	شیخ سعدی کی نثر کی کتاب
چغتائی	مغل خاندان سے	بوستان	شیخ سعدی کی شاعری کی کتاب
خودسری	خود پسندی، غرور	اولوالعزم	بلند حوصلے اور ارادے کا مالک
بل مارتا تھا	جوش مارتا تھا	سینہ زوری	سرکشی، غرور
تیموری تمغہ	مغل تمغہ	شیخ سعدی	ممتاز ترین فارسی شاعر اور دانش ور۔ ان کی حکایات عالمی شہرت کی حامل ہیں

(صفحہ نمبر 42)

ہمایوں	مغل حکمران۔ بابر کا بیٹا	خورشید کلاہ	سورج کی طرح روشن پگڑیاں
رضامندیِ عام	سب لوگوں نے رضامندی ظاہر کی	مخمور	نشے میں
صاحب جمال	خوب صورت	نورِ جمال	حسن کی روشنی سے
سانگ	روپ	بدمست	مستی میں ڈوب کر آپے سے باہر ہونا
جہانگیر	ہندوستان کا مغل حکمران	بیگم نور جہاں	جہانگیر کی بیوی
جاہ و جلال	رعب اور شان و شوکت	قصیدے	تعریف میں شعر کہنا
میرِ عمارت	عمارتیں بنوانے والا نگران	کتابے دکھاتی	نام لکھا ہونا
غلغلہ بلند ہوا	شور ہوا	شہریار	شاہ جہاں کا چھوٹا بھائی
خلاقِ خدا	اللہ کی مخلوق		

(صفحہ نمبر 43)

گویا	گانے والا	بھانڈ	مسخرہ، نقل کرنے والا، میراثی
مسخرہ	اپنی باتوں یا حرکتوں سے لوگوں کو ہنسانے والا	ولایتی دلاور	باہر سے آنے والا بہادر
شمشیر برہنہ علم	تلوار نیام سے باہر نکال کر بلند کرنا	اصفہانی تلوار	ایران کا ایک شہر اصفہان کی بنی ہوئی تلوار
مخمل	ریشمی کپڑا	رومی	روم کی
کلاہ	پگڑی	ڈاڑھی چٹ	داڑھی صاف کرنا
مرقع	تصویر	غول	گروہ

Geniusnesthub.com

CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محمد شاہ	مغل حکمران جو محمد شاہ رنگیلا کے نام سے مشہور ہوا۔ عیاش پرست اور نکما بادشاہ تھا	اسپ بخارائی زیرِ ران	بخارا کے گھوڑے پر سوار تھا
وجد کرکے	مست ہونا	مرزا رفیع سودا	اُردو کے ابتدائی شاعروں میں سے
میرؔ	میر تقی میر، اُردو شاعر	دردؔ	خواجہ میر درد، اُردو شاعر
بے بقائی	دنیا کا فانی ہونا	میر حسن	مثنوی سحر البیان کے شاعر
سحر بیانی	ایسا بیان جسے سن کر جادو ہو جائے	پرستان	پریوں کے رہنے کی جگہ
میر انشا اللہ خاں	ایک اُردو شاعر	ذی وقار	عزت، مقام اور مرتبہ والا
نادر شاہ	ایک ایرانی حکمران جس نے ہندوستان پر حملے کیے اور قتل و غارت گری کے ساتھ ساتھ لوٹ مار بھی کی۔ نادر شاہ کو شکست دی	بھنگ کا سونٹا کندھے	بھنگ کی لکڑی کاندھے پر رکھ لینا

(صفحہ نمبر 44)

جرآتؔ	اُردو شاعر	تان اُڑاتا تھا	گانے کے سُر لگانا
ناسخؔ	اُردو شاعر	گلکاری	بیل بوٹے کا کام
چشم آشنا	آنکھوں کو دیکھی بھالی	قلمکاری	تصویر کشی
آتشؔ	اُردو شاعر۔ حیدر علی آتش	آتش بیانی	ایسا بیان جس میں آگ جیسی تیزی ہو
مومنؔ	مومن خان مومن۔ اُردو شاعر	محمد شاہی	محمد شاہ کے دربار کا
جامہ	لباس	کھڑکی دار پگڑی	ایسی پگڑی جس کے بلوں سے خانے بن جاتے ہیں
جریب ٹیکتے	لمبی زنجیر	بانکے	لکھنو کے نوجوان لڑنے جھگڑنے پر آمادہ رہنے والے
دست و گریباں	لڑ جاتے، بھڑ جاتے	خاکسار	عاجز
تاجدار	بادشاہ	میر امن دہلوی	قصہ چار درویش کا مصنف
چار درویش	میر امن دہلوی کی لکھی ہوئی داستان	میرزا سرور	فسانہ عجائب کے مصنف
ذوقؔ	اُردو شاعر۔	ملک الشعرائی	شعرا کا بادشاہ ہونا
مہک گیا	خوشبو سے بھر گیا	نقارہ	اعلان ہوا، ڈھول بجا
غالبؔ	مرزا غالب۔ شاعر	آزاد	محمد حسین آزاد، اس سبق کا مصنف
گنگ کر دیے	کان بند کر دیے	ہادی	رہنما
لڑائی باندھ رکھی ہے	ہر کسی سے لڑتا ہے	مصلحت	وقت کا تقاضا
ہمدم	ساتھ چلنے والا		

Geniusesthub.com

CamScanner

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

دوسری طرف جونظر جا پڑی تو دیکھتا ہوں کہ کچھ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھنس کر اہلِ ترقی اپنے مقاصد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ (صفحہ 35)

سبق کا عنوان: شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

تشریح

یہ سبق ایک انشائیہ ہے جو تمثیلی انداز میں لکھا گیا ہے۔ یہ جانسن کے مضمون "A vision of the table of fame" سے ماخوذ ہے۔ اس سبق میں مصنف نے ایک خیالی میدان کا منظر دکھایا ہے جس میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار ہے۔ اس دربار میں دنیا کے نامور لوگ جگہ پاتے ہیں۔ مصنف نے ان لوگوں کے آنے کے منظر کو دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ بحث اقتباس میں مصنف اپنے خواب کا حال بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس نے خواب میں ایک وسیع میدان دیکھا۔ جہاں کثرت سے لوگ جمع تھے۔ اس کے درمیان میں ایک پہاڑ ہے۔ جس کی چوٹی آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ اس پر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ اچانک پہاڑ کی چوٹی سے ایک شہنائی کی آواز آنے لگی۔ جس نے صرف چند لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

اسی دوران مصنف کی نگاہ دوسری طرف جا پڑی۔ اس نے دیکھا کہ کچھ بہت ہی خوب صورت عورتیں اور لوگ ان کے حسن میں کھوئے ہیں۔ یہ عورتیں پریوں کے لباس پہنے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو لبھا رہی ہیں۔ انھیں اپنے حسن و جمال میں پھنسائے کھڑی ہیں۔ لیکن مصنف کو ان کی حقیقت بھی وہیں سننے کو مل گئی۔ وہاں یہ بات مشہور تھی کہ یہ عورتیں دراصل پریاں ہیں نہ پری زاد۔ یہ دراصل غفلت، عیاشی، خود پسندی اور بے پروائی ہیں۔ یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جو کسی انسان کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اور اس کے قدموں کی بیڑیاں بن جاتی ہیں۔ جب بھی کوئی ہمت والا ترقی کے راستے میں سفر شروع کرتی ہیں تو یہ اسے مل کر اسے اپنے اصل مقصد سے غافل کر دیتی ہیں۔ اور وہ انسان ان میں الجھ کر اپنی منزل سے دور ہو جاتا ہے۔

یہ دراصل وہ انسانی کمزوریاں ہیں جن پر انسان کو قابو پا کر اپنی منزل کی طرف سفر جاری رکھنا ہوتا ہے۔ اگر وہ ان کمزوریوں کے جال میں پھنس جائے تو وہ اپنے بلند ارادوں اور مقاصد سے محروم ہو جاتا ہے۔ ان میں غفلت دراصل ایسی کمزوری ہے جو انسان کو اس کی اصل منزل یا مقاصد سے دور لے جاتی ہے۔ عیاشی وہ برائی ہے جس میں انسان الجھ کر کم ہمت اور کمزور ارادہ ہو جاتا ہے۔ خود پسندی ایسی برائی ہے جو انسان کو کہیں کا نہیں رہنے دیتی۔ کیوں کہ اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے انسان کو ہمیشہ اپنی ذات سے اوپر اُٹھ کر دیکھنا اور سوچنا پڑتا ہے۔ اور بے پروائی وہ مرض ہے جو انسان کو بے حس بنا دیتا ہے۔ اسے کچھ خبر نہیں رہتی کہ اس کے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔ یا لوگ کسی حال میں ہیں۔

الغرض ان تمام کمزوریوں اور برائیوں پر قابو پا کر اور مشقت کی خوبی سے مزین ہو کر ہی انسان بلند اور بڑے مقاصد حاصل کر پاتا ہے۔ جیسا کہ حالی نے کہا ہے:

مشقت کی ذلت جنھوں نے اُٹھائی   جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی

Geniusesthub.com
CamScanner

اقتباس2:

ایک انبوہ کثیر ایرانی تورانی لوگوں کا دیکھا کہ سب ---------------- یہ لوگ فارسی زبان کے شاعر تھے۔ (صفحہ 39)

سبق کا عنوان: شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

تشریح

یہ سبق ایک انشائیہ ہے جو تمثیلی انداز میں لکھا گیا ہے۔ یہ جانسن کے مضمون "A vision of the table of fame" سے ماخوذ ہے۔ اس سبق میں مصنف نے ایک خیالی میدان کا منظر دکھایا ہے جس میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار ہے۔ اس دربار میں دنیا کے نامور لوگ جگہ پاتے ہیں۔ مصنف نے ان لوگوں کے آنے کے منظر کو دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف شہرتِ عام اور بقائے دوام کے دربار میں فارسی شاعروں کے آنے کا منظر بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پھر اس نے ایک بڑا گروہ ایرانی اور تورانی شاعروں کا دیکھا۔ جب اس دربار کی طرف چلے آتے تھے۔ یہ سب لوگ دیکھنے میں بہت ہی معقول اور مناسب معلوم ہوتے تھے۔ ان کے لباس بڑے خوب صورت تھے۔ کچھ لوگوں نے کاغذوں کے ٹکڑے اور کچھ لوگوں نے کتابیں اُٹھا رکھی تھیں۔ ان کتابوں کے اوراق پر بڑے خوب صورت نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ یہ نقش ونگار الفاظ سے بنائے گئے تھے۔ جو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ وہ معانی اور مضمون کے مصور ہیں۔ وہ الفاظ سے تصویریں بناتے ہیں۔ وہ خیالی مضامین کو الفاظ کے سانچے میں اس طرح ڈھالتے ہیں کہ سننے والا انھیں حقیقی جانتا ہے۔

جب یہ لوگ شہرتِ عام اور بقائے دوام کے دربار میں داخل ہونے لگے تو ان کے بارے میں بہت بحث ہوئی۔ آخر سب نے متفق ہو کر یہ فیصلہ دیا کہ یہ لوگ بے شک مصور اچھے ہیں۔ الفاظ سے تصویریں بناتے ہیں تو انھیں زندہ کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جو غیر حقیقی اور خیالی ہیں۔ جن کا اس حقیقت کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ زبان میں مہارت ضرور رکھتے ہیں لیکن ان کے خیال پست ہیں۔ اور ایک اچھے شعر کے لیے ضروری ہے کہ اس کے زبان وبیاں بھی خوب صورت ہوں اور خیال بھی۔ بالکل ویسے ہی جیسے ایک انسان کا صرف ظاہر خوب صورت ہونا کافی نہیں بلکہ اس کے باطن کا خوب صورت ہونا بھی ضروری ہے۔ ورنہ وہ شعر محض زبان کی رنگینی ہی کہلائیں گے۔ بقول شاعر:

سیرت نہ ہو تو عارض و رخسار سب غلط ۔۔۔ خوشبو اُڑی تو پھول فقط رنگ رہ گیا

ان کے بارے میں یہی فیصلہ ہوا کہ چوں کہ ان کی شاعری میں حقیقت اور واقعیت کا رنگ نہیں پایا جاتا۔ اس لیے انھیں شہرت عام اور بقائے دوام کے دربار میں جگہ نہیں مل سکتی۔ ہاں ان میں سے کچھ لوگوں کا انتخاب ضرور کیا جاسکتا ہے۔ جن کے ہاں کچھ نہ کچھ حقیقت اور واقعیت کا رنگ موجود ہے۔ اسی لیے ان تمام شاعروں کو دربار سے نکال دیا گیا۔ اور ان میں سے انوری، خاقانی، ظہیر فاریانی وغیرہ اندر آنے دیا گیا۔

اقتباس3:

شاہ جہاں بڑے جاہ وجلال سے آیا۔ بہت سے مورخ ---------------- چھوٹا بھائی تھا اور بچے اس کے بھتیجے تھے۔ (صفحہ 42)

سبق کا عنوان: شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

CamScanner

تشریح

یہ سبق ایک انشائیہ ہے جو تمثیلی انداز میں لکھا گیا ہے۔ یہ جانسن کے مضمون "A vision of the table of fame" سے ماخوذ ہے۔ اس سبق میں مصنف نے ایک خیالی میدان کا منظر دکھایا ہے جس میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار ہے۔ اس دربار میں دنیا کے نامور لوگ جگہ پاتے ہیں۔ مصنف نے ان لوگوں کے آنے کے منظر کو دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف شہرتِ عام اور بقائے دوام کے دربار میں مغل بادشاہ شاہ جہاں کی آمد کا نقشہ بیان کرتا ہے۔ جو سلطنتِ مغلیہ کا پانچواں حکمران تھا۔ وہ جہانگیر کا بیٹا اور اکبر کا پوتا تھا۔ اس نے 1628ء سے لے کر 1658ء تک حکومت کی۔ 1658ء میں اسے اس کے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر نے معزول کر کے خود حکومت سنبھال لی تھی۔ اس کے دور کو تعمیرات کا دور بھی کہا جاتا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ جب شاہ جہاں اس دربار میں آیا تو بڑے جاہ و جلال کے ساتھ آیا۔ اس کے آنے میں بھی ایک شان و شوکت تھی۔ جب وہ آیا تو بہت سے مورخ بھی اس کے ساتھ تھے جن کی بغل میں کتابیں دبی تھیں۔ یہ تمام وہ لوگ تھے جو شاہ جہانی عہد کے تاریخ دان تھے۔ اور انھوں نے اپنی کتابوں میں شاہ جہاں کے عہد کے نقشے کھینچے تھے۔ اس لیے وہ خود اس کی عظمت کے گواہ تھے۔

انھیں کے ساتھ بہت سے شاعر بھی تھے۔ جو شاہ جہاں کے قصیدے پڑھتے چلے آتے تھے۔ وہ اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر رہے تھے۔ انھی کے ساتھ عمارتوں کے نگران بھی تھے۔ ان سب کے ہاتھ میں ان عمارتوں میں کے فوٹو تھے۔ جو شاہ جہانی عہد میں بنائی گئی تھیں۔ ان میں لال قلعہ، تاج محل، موتی مسجد اور تختِ طاؤس کی تصویریں نمایاں تھیں۔ اس کے علاوہ شاہ جہاں آباد کی عمارتیں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔ یہ تمام عمارتیں ایسی شاندار تھیں کہ سیکڑوں برسوں سے تک اس کا نام روشن کرتی تھیں۔

لیکن اسی دوران اس کا چھوٹا بھائی شہر یار بھی وہاں پہنچ گیا۔ وہ اندھا تھا اور اپنے بچوں کو ساتھ لایا تھا۔ اسے شاہ جہاں نے حکمرانی کی جنگ سے محروم کرنے کے لیے اندھا کروا دیا تھا اور اس کے بچے قتل کر دیے گئے تھے۔ یہ اندھا نوجوان اپنی آنکھوں اور اپنے بچوں کے خون کا دعویٰ لے کر آیا تھا۔ لیکن پھر ایک وزیر آگے بڑھا اور اسے سمجھایا۔ بہرحال شاہ جہاں کے دربار میں جگہ مل گئی اور اسے مغل حکمرانوں کے سب سے معزز درجے پر جگہ ملی۔

مشق

سوال 1: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

1- کوئی سمجھا کوئی نہ سمجھا مگر سب واہ واہ اور سبحان اللہ کرتے رہ گئے۔

جواب: مرزا غالب

2- اپنی سحر بیانی سے پرستان کی تصویر کھینچتے تھے۔

جواب: میر حسن

3- اس کے قلم نے ایک جہان سے لڑائی باندھ رکھی ہے۔

جواب: مولانا محمد حسین آزاد

Geniusnesthub.com
CamScanner

4۔ لیکن چار خاکسار اور پانچواں فاصلہ تاجداران کے ساتھ تھے۔

جواب: میر امن

5۔ ایک لکھنؤ کے بانکئ پیچھے گالیاں دیتے تھے۔

جواب: رجب علی بیگ سرور

سوال ۲: درج ذیل جملے کن بادشاہان یا مشاہیر کے بارے میں ہیں؟

(الف) جس کے کپڑوں میں لہو کی بُو آئے، وہ قصاب ہے۔

جواب: تاتاریوں کا امیر چنگیز خان

(ب) اِس کے سرے سے اُس سرے تک ایک گردش کی اور چلے گئے۔

جواب: ایران کا شاعر حافظ شیرازی

(ج) رنگ زرد تھا اور شرم سے سر جھکائے تھے۔

جواب: ایران کا بادشاہ دارا اعظم

(د) قیافہ روشن اور چہرہ فرحتِ روحانی سے شگفتہ نظر آتا تھا۔

جواب: یونانی دانشور سقراط

(ہ) ہندوستان کے بہت سے گراں بہا زیوراس کے ہاتھ میں تھے۔

جواب: افغانستان کا مسلمان بادشاہ محمود غزنوی

سوال ۳۔ درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) مصنف نے بقائے دوام کی کتنی قسمیں بتائی ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: مصنف کے بقول بقائے دوام یعنی ہمیشہ زندہ رہنے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ ہے جو مرنے کے بعد روح کا زندہ رہنا ہے کیوں کہ اسے موت نہیں ہے۔ دوسرا وہ کہ جو لوگ بڑے اور عظیم کارنامے کر جاتے ہیں اور لوگ اُنھیں رہتی دنیا تک یاد رکھتے ہیں اور وہ بقائے دوام پاتے ہیں۔

(ب) خوبصورت عورتیں درحقیقت کون تھیں؟

جواب: وسیع میدان میں جہاں ایک طرف بقائے دوام کا پہاڑ ہے۔ وہیں میدان میں خوب صورت عورتیں پریوں کا لباس پہنے ہوئے ہیں اور بہت سے لوگ ان کے حسن و جمال میں کھوئے ہوئے ہیں۔ یہ عورتیں دراصل غفلت، عیاشی، خود پسندی اور بے پروائی ہیں۔ اور جو کوئی ہمت والا بقائے دوام کے پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کرتا ہے، اسے ضرور گمراہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور انھیں عظمت اور بقائے دوام کے راستوں سے دور لے جاتی ہیں۔

(ج) ایرانی شعرا کو دربار میں کیوں نہیں آنے دیا گیا؟

جواب: ایرانی شعرا کو اس لیے شہرتِ دوام کے دربار میں آنے نہیں دیا گیا کیوں کہ ان کی شاعری کے مضامین صرف خیالی اور فرضی باتوں تک محدود تھے۔ انھوں نے حقیقت اور واقعیت کو موضوع بنایا ہی نہیں تھا۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

(د) "سلطنت میں میراث نہیں چلتی" سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب چنگیز خان دربار میں آیا تو مورخوں نے حسب نسب کا سوال اُٹھایا۔ اس کے جواب میں چنگیز خان نے اپنی تلوار پیش کی جس پر خونی حرفوں میں لکھا تھا کہ "سلطنت میں میراث نہیں چلتی"۔ اس کا مطلب تھا کہ ضروری نہیں کہ بادشاہت ایک ہی خاندان میں چلتی رہی اور باپ کے بعد بیٹا ہی حکمران بنے۔ جس کے بازو میں زور ہو وہ حکمرانی حاصل کرسکتا ہے۔

(ہ) شیخ سعدی کیا کہتے ہوئے باہر چلے گئے؟

جواب: جب شیخ سعدی بقائے دوام کے دربار میں آئے تو سب نے انھیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور سب ان کے استقبال کے لیے آگے بڑھے لیکن وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے کہ "دنیا دیکھنے کے لیے ہے، برتنے کے لیے نہیں"۔

سوال ۴۔ روزمرہ کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

(الف)	خواب میں دیکھتا ہوں کہ گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔چلا جاتا ہوں۔	(کھانے)
(ب)	خود بخود پچھلی محنتوں کے غبار دل سے۔۔۔۔۔۔۔جاتے ہیں۔	(دھوئے)
(ج)	اُس نے صلاح دی کہ نقاب۔۔۔۔۔۔۔پر ڈالو۔	(منھ)
(د)	جرأت کو کوئی خاطر میں نہ۔۔۔۔۔۔۔تھا۔	(لاتا)
(ہ)	اس کے لیے ہی تکراروں کا غل ہو۔۔۔۔۔۔۔تھا۔	(ہوا چاہتا)

سوال ۵۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) دوسری وہ عالمِ یادگاری کی بقا جس کی بدولت لوگ نام کی عمر سے جیتے ہیں اور شہرتِ دوام پاتے ہیں۔

جواب: مصنف بقائے دوام کی دو قسمیں بتاتے ہوئے اس جملے میں دوسری قسم کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ دوسری قسم وہ ہے جس میں لوگ اس دنیا میں کوئی عظیم اور بڑا کارنامہ سرانجام دیتے ہیں اور پھر ان کا نام تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور یوں لوگ انھیں ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔

(ب) جس طرح ملک وشمشیر کے جوش کو قوم کے خون میں حرکت دی، اگر علوم وفنون کا بھی خیال کرتا تو آج قومی ہمدردی کی بدولت ایسی ناکامی نہ اٹھاتا۔

جواب: مصنف چنگیز خان کی آمد کا نقشہ کھینچتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ جب چنگیز خان بقائے دوام کے دربار میں آیا تو علما اور شاعروں نے اس کی آمد پر اعتراض کیا۔ اسی وقت غیب سے یہ آواز آئی کہ اے چنگیز خان! جس طرح تو نے اپنی قوم میں فتوحات کا جوش پیدا کیا، اسی طرح اگر تو علوم وفنون کا خیال بھی رکھتا اور اسے قوم میں فروغ دیتا تو آج قومی ہمدردی کی وجہ سے تجھے یہ اعتراضات سننے کو نہ ملتے اور بقائے دوام کے دربار میں جگہ پاتا۔

Geniusesthub.com
CamScanner

سوال ۶۔ درج ذیل الفاظ کو الفبائی ترتیب سے لکھیں اور معنی بھی واضح کریں۔
جاہ جلال، گروہِ کثیر، اولوالعزم، قیل وقال، بلا تامل، عالی وقار۔

الفبائی ترتیب	معانی
اولوالعزم	پختہ ارادے والا
بلا تامل	بے سوچے سمجھے
جاہ جلال	شان و شوکت
عالی وقار	اُونچے رتبے والا
قیل وقال	بات چیت
گروہِ کثیر	بڑا گروہ

سوال ۷۔ اس سبق میں سے پانچ ایسے جملے لکھیں جن میں امدادی افعال آئے ہیں۔

جواب:

جملے	امدادی افعال
ناموران موصوف کے حالات ایسے دل پر چھائے ہوئے تھے۔	ہوئے
مسافر جلد جلد آگے بڑھے اور ایک سپاٹے میں پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچے۔	پہنچے
چنانچہ وہ بھی ایک مسند پر بیٹھ گیا۔	گیا
اگرچہ برابر بیٹھ گئے مگر دونوں کی آنکھیں شرم سے جھک گئیں۔	گئیں
ان کاغذوں پر کچھ لہو کے چھینٹے دو اور ایک سیاہی کا داغ لگا دو۔	دو

شاعر نے کس تمثیل آ بیان کیا ہے

اضافی مختصر سوال جواب

سوال 1: مصنف نے خواب میں جس میدان کا منظر دیکھا، اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: مصنف نے خواب میں جس میدان کو دیکھا، وہ بہت وسیع تھا۔ اس میدان میں بہت سے لوگ جمع ہیں۔ یہ سب لوگ اپنی اپنی کامیابیوں کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ میدان کے بیچ میں ایک پہاڑ ہے۔ جس کی چوٹی آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ اس کی چڑھائی بہت ہی مشکل ہے۔ اس پر سوائے انسان کے کوئی مخلوق اپنے پاؤں نہیں جما پاتی۔ اس پہاڑ کی چوٹی سے ایک شہنائی کی آواز سنائی دیتی ہے۔ لیکن یہ صرف کچھ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔

سوال 2: پہاڑ پر چڑھتے ہوئے لوگوں کے ہاتھ میں کس قسم کا سامان تھا؟

جواب: وہ لوگ جو شہنائی کی آواز کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور اب پہاڑ پر چڑھنے کی تدبیریں کر رہے تھے۔ ان سب کے پاس کچھ نہ کچھ

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

سامان موجود تھا۔ کسی کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ کسی کے پاس کاغذوں کے پلندے تھے۔ کسی کے پاس کمپاس، پنسلیں، قطب نما اور دوربین تھی۔ کچھ لوگوں کے سروں پر بادشاہی کے تاج تھے۔ کچھ جنگی لباس میں تھے۔ غرض ہر ایک کے پاس کوئی نہ کوئی چیز موجود تھی جو اس کے پیشے یا ہنر کا نشان تھی۔

سوال 3: فرشتے نے مصنف کو کیا رائے دی؟

جواب: مصنف نے اپنے دائیں ہاتھ پر دیکھا تو ایک رحمت کا فرشتہ کھڑا تھا۔ اس نے مشورہ دیا کہ چوں کہ تمھیں یہ کام بہت پسند ہے، اس لیے تم اپنے منھ پر نقاب ڈال لو اور ان کے ساتھ اوپر چلو۔ اسی کے کہنے پر مصنف نے پہاڑ کی چوٹی کی راہ لی۔

سوال 4: پہاڑ کی چوٹی پر کیسا منظر تھا؟

جواب: جب سب لوگ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو وہاں بڑا خوب صورت منظر تھا۔ وہاں بڑی ٹھنڈی اور نرم ہوا چل رہی تھی۔ آس پاس ہر طرف صبح کے نور کی طرح کا منظر تھا۔ کبھی صبح اور شام کی شفق بھی نظر آ جاتی۔ جس میں شہرت عام اور بقائے دوام کے الفاظ نمایاں ہوتے۔ یہ نور دلوں کو ایسا قرار دیتا تھا کہ پچھلی محنتوں کی تکلیف خود بہ خود مٹتی جاتی تھی۔ اور ہر طرف امن اور قرار پھیلتا جاتا تھا۔

سوال 5: پہاڑ کی چوٹی پر شہنائی کون بجا رہا تھا؟

جواب: جب سب لوگ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ پھولوں کے تختے پر ایک خوب صورت پری بیٹھی شہنائی بجا رہی ہے۔ یہ وہی شہنائی تھی جس کی آواز نے لوگوں کو پہاڑ کی چوٹی کی طرف کھینچا تھا۔ پری انھیں دیکھ کر مسکرائی۔ اب اس کی شہنائی سے ایسے سُر نکل رہے تھے جیسے وہ آنے والوں کو خوش آمدید کہ رہی ہو۔

سوال 6: سب سے پہلے کون شہرت عام اور بقائے دوام کے دربار میں داخل ہوا؟

جواب: سب سے پہلے جو شخص اس دربار میں داخل ہوا، وہ مہاراجا بکرماجیت تھا۔ اس کے تخت کو بتیس پریاں اڑائے لیے آتی تھیں۔ یہ تخت سنگھاسن بتیسی تھا۔ اسے ہر گروہ کے علما اور مورخ لینے کے لیے نکلے لیکن پنڈت اور مہاجن سب سے آگے تھے۔ جب پریوں نے اس کا نام ہمیشہ رہنے کی دعا دی تو پنڈتوں اور مہاجنوں نے اس کی تصدیق کی اور اسے تخت پر لے جا کر بٹھایا۔

سوال 7: راجا بھوج کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: جب راجا بھوج دربار میں داخل ہوا تو اس نے اپنے ساتھ دو مصاحبوں کو بھی لے جانا چاہا۔ بتیس پریوں نے اس کی سفارش کی۔ یہ پریاں دراصل وہی کتاب 'سنگھاسن بتیسی' تھیں۔ کالی داس شاعر نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر بقائے دوام کا تاج رکھا۔ جس میں نو ہیرے جڑے تھے۔ کالی داس وہی شاعر تھا جس نے اس کے عہد میں نو کتابیں لکھی تھیں۔

سوال 8: رستم پہلوان کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: رستم پہلوان جب دربار میں داخل ہوا تو بہادری کے نشے میں جھومتا آتا تھا۔ وہ ایک مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اس کے ساتھ کیانی خاندان کے بادشاہ اور ایرانی پہلوان تھے۔ مورخ اور شاعر اس کے انتظار میں کھڑے تھے۔ انھیں میں سے ایک بوڑھا شاعر فردوسی آگے بڑھا۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ پھر اس نے اس کی شان میں اشعار پڑھے۔ رستم نے بھی فردوسی کو دعا دی۔

Geniusnesthub.com
CamScanner

سوال 9: سکندر یونانی کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: سکندر یونانی جب دربار میں داخل ہوا تو وہ حسن اور شجاعت سے لبریز تھا۔ اس کے سر پر یونانی حکمت کا تاج تھا۔ بہت سے لوگ اسے لینے کے لیے آگے بڑھے لیکن کوئی بھی اس سے واقف نہیں تھا۔ اسے اس تخت کی طرف لے جایا گیا جو قصوں اور فسانوں کے نامور لوگوں کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ لیکن ایک یونانی مورخ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے سب سے پہلی کرسی پر بٹھا دیا۔

سوال 10: ایران کے بادشاہ دارا کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: سکندر کے پیچھے ایک ایرانی بادشاہ داخل ہوا۔ جس کے سر پر کیانی خاندان کا تاج تھا۔ وہ وہ آہستہ آہستہ ایسے چل رہا تھا جیسے اپنے زخم بچا تا ہو۔ اس کا رنگ زرد تھا اور سر شرم سے جھکا ہوا تھا۔ جب وہ آیا تو سکندر یونانی نے اس کا استقبال کیا۔ سکندر اس کی جتنی عزت کرتا تھا، دارا اتنا ہی شرمندہ ہوتا تھا۔

سوال 11: سقراط کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: سقراط جب دربار میں آیا تو سادہ انداز ہونے کے باوجود اس کا چہرہ روشن اور روحانی خوشی سے کھلا ہوا تھا۔ اب تک آنے والے تمام لوگوں میں سے وہ سب سے زیادہ عالی مرتبے کا تھا۔ اس کے دائیں ہاتھ پر اس کا شاگرد افلاطون اور بائیں ہاتھ پر جالینوس تھا۔

سوال 12: ارسطو جب دربار میں آیا تو کہاں بیٹھا؟

جواب: ارسطو جب دربار میں آیا تو سب نے یہی خیال کیا کہ وہ اپنے استاد یعنی افلاطون سے دوسرے درجے پر بیٹھے گا۔ مگر کچھ لوگوں نے اس بات پر تکرار شروع کر دی۔ خود ارسطو اس بحث میں سب سے آگے تھا۔ کچھ اس نے دلائل سے اور کچھ سینہ زوری سے سب کو قائل کر لیا۔

سوال 13: محمود غزنوی کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: محمود غزنوی نے ولایتی لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے پاس ہندوستان کے بہت سے زیورات تھے۔ وہ ان زیورات کے استعمال سے ناواقف معلوم ہوتا تھا۔ بہت سے مصنف اس کے استقبال کو آگے بڑھے۔ لیکن وہ کسی اور کا منتظر تھا۔ چناں چہ ایک خوب صورت نوجوان ایاز آگے بڑھا اور فردوسی کو محمود کے سامنے لے گیا۔ محمود نے نہایت شکر گزاری سے فردوسی کا ہاتھ پکڑا اور برابر بیٹھ گئے۔

سوال 14: چنگیز خان کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: جب چنگیز خان آیا تو اسے لینے کے لیے کوئی آگے نہ بڑھا۔ خاندانی بادشاہوں نے بھی اسے حقارت سے دیکھا۔ البتہ مورخوں نے اس کا خوب استقبال کیا۔ جب حسب نسب کی بات ہوئی تو اس نے اپنی تلوار سند کے طور پر پیش کی۔ علما اور شاعروں نے اس کی مخالفت کی۔ آخر کار کچھ مورخ آگے بڑھے اور ملکی انتظام میں اس کے کچھ کاغذ دکھائے۔ اسے اجازت تو مل گئی لیکن ان کاغذوں پر لہو کے چھینٹے اور سیاہی لگا دی گئی۔

سوال 15: ہلاکو خان کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: چنگیز خان کے بعد ہلاکو خان بھی اسی شان و شوکت سے آیا۔ اس کے لیے بھی بہت بحث ہوئی لیکن مورخوں کے ساتھ چند علمانے بھی اس کا ساتھ دیا۔ آخر محقق طوسی آگے بڑھا جس کی شکل عالموں سے ملتی تھی لیکن اس کی کمر میں کچھ سائنسی آلات اور بغل میں فلفے کے اجزا تھے۔ چناں چہ اس کی سفارش پر ہلاکو خان کو بھی جگہ مل گئی۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

سوال16: حافظ شیرازی کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟
جواب: حافظ شیرازی بڑی عاجزی کے ساتھ دربار میں داخل ہوئے۔ تمام علما، صلحا، مورخ اور شاعران کے ساتھ تھے۔ انھوں نے دربار میں داخل ہونے سے معذرت کر لی۔ لیکن جب سب نے درخواست کی تو اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک جادوئی شیشہ تھا، جوان کا دیوان تھا۔ اس میں ہر شخص کو اپنی من پسند چیزیں نظر آتی تھی۔ ہر کسی نے اپنے پاس بٹھانا چاہا لیکن وہ ہال کے ایک سرے سے داخل ہو کر دوسرے سرے سے باہر نکل گئے۔

سوال17: شیخ سعدی کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟
جواب: شیخ سعدی آئے تو ان کے ساتھ بے شمار لڑکے شور مچاتے آتے تھے۔ اس کی نورانی صورت، سفید داڑھی اور خوش مزاجی بڑی نمایاں تھی۔ ان کے ایک ہاتھ میں گل دستہ اور دوسرے ہاتھ میں ٹہنی تھی جو پھلوں اور پھولوں سے بھری تھی۔ انھیں دیکھ کر سب ان کے استقبال کے لیے آگے بڑھے۔ لیکن وہ یہ کہ کر اپنے لڑکوں کے گروہ میں چلے گئے کہ دنیا دیکھنے کے لیے ہے، برتنے کے لیے نہیں۔

سوال18: جہانگیر اور نور جہاں کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟
جواب: جہانگیر جب دربار میں داخل ہوا تو اپنی وضع قطع سے ہندو نظر آتا تھا۔ وہ نشے سے چور تھا۔ اس کی بیوی نور جہاں جو بہت خوب صورت تھی، اس کا ہاتھ لیے پھرتی تھی۔ وہ سب کچھ نور جہاں کی مرضی سے کرتا تھا۔ اس کے پاس کاغذ اور قلم بھی تھا۔ دولت اور اقبال بھی اس کے ساتھ تھے۔ جب نشے میں آنکھ کھلتی تھی، کچھ لکھ لیتا تھا۔

سوال19: شاہ جہاں کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟
جواب: شاہ جہاں بڑے جاہ و جلال کے ساتھ آیا۔ بہت سے مورخ کتابیں اور شاعر اس کے قصیدے لیے آتے تھے۔ میر عمارت ان عمارتوں کے فوٹو ساتھ لیے تھا، جو اس کے دور میں تعمیر ہوئی تھیں۔ اس کے آنے پر سب نے رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن ایک اندھا نوجوان اپنے بچوں کو ساتھ لیے آیا۔ اور اپنے خون کا دعوی کرنے لگا۔ یہ شاہ جہاں کا بھائی تھا، جو تخت نشینی کی لڑائی میں مارا گیا تھا۔

سوال20: محمد شاہ رنگیلے کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟
جواب: محمد شاہ رنگیلا کی وضع قطع ہندوستانی تھی۔ اس کے ساتھ مصنف یا مورخ نہیں بلکہ بھانڈ اور گویے تھے۔ اس کے پیچھے پیچھے ایرانی بادشاہ نادر شاہ اپنی تلوار لیے آتا تھا۔ اس لیے وہ سب گھبرائے ہوئے تھے۔ لیکن محمد شاہ کو دربار سے نکال دیا گیا۔ جب کہ نادر شاہ کو چنگیز خان کے پاس جگہ مل گئی۔

سوال21: مرزا رفیع سودا کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟
جواب: مرزا رفیع سودا جب دربار میں آئے تو ان کی منھ سے پھول جھڑتے تھے۔ ان کے گرد لوگ اپنے دامن پھیلائے کھڑے تھے۔ وہ ان کے منھ سے گرنے والے پھول اپنے دامن میں سمیٹ رہے تھے۔ مگر ان پھولوں کے ساتھ کہیں کہیں کانٹے بھی تھے۔ ان سے لوگوں کے دامن پھٹے جاتے تھے۔ لیکن ان سے محبت کرنے والے کوئی پھول زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے۔

سوال22: مختلف اُردو شاعروں کے کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟
جواب: میر تقی میرؔ جب دربار میں آئے تو یوں کہ کسی کی پروا نہیں کرتے تھے۔ شعر پڑھتے تھے اور منھ پھیر لیتے تھے۔ خواجہ میر درد کی آواز درد ناک تھی اور دنیا کے فانی ہونے کا پتا دیتی تھی۔ میر حسن لفظوں سے پرستان کی تصویریں بناتے تھے۔ میر انشاء اللہ خاں ہر قدم پر نیا انداز

کی طرف کوئی متوجہ نہیں تھا لیکن ان کی میٹھی آواز سے پر اختیار کرتے تھے۔ایک لمحے میں پرہیز گار اور ایک لمحے میں دنیادار۔جرات بہت سے سر ہلتے تھے۔ناسخ اور آتش ایک دوسرے کو جلاتے تھے۔مومن کچھ کہنے سے پہلے جرات کی طرف دیکھ لیتے تھے۔

سوال 23: میر امن دہلوی اور میرزا سرور کے کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: میر امن دہلوی جو"قصہ چہار درویش" کے مصنف تھے، جب آئے تو انھوں نے محمد شاہی دربار کا لباس پہنا ہوا تھا۔پگڑی پہنے ہوئے اور لاٹھی ٹیکتے آتے تھے۔ان کے پیچھے لکھنؤ کے بانکے میرزا سرور، جو"فسانہ عجائب" کے مصنف تھے، انھیں گالیاں دیتے تھے۔لیکن میر امن کے چہار درویش اور پانچواں بادشاہ انھیں بچا لیتے تھے۔

سوال 24: ذوق کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: ابراہیم ذوق جب دربار میں آئے تو ہر طرف پسندیدگی کی صدائیں بلند ہوئیں۔ہر کسی نے انھیں پسند کیا۔انھوں نے بڑی عاجزی اور شاگردوں جیسے انداز میں سب کو سلام کیا۔مرزا رفیع سودا نے اُٹھ کر ملک الشعرائی یعنی شاعری کی بادشاہی کا تاج ان کے سر پر رکھ دیا۔

سوال 25: غالب کے دربار میں آنے کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: غالب سب سے بعد میں آئے۔لیکن وہ کسی سے کم نہیں تھے۔بڑی دھوم دھام سے آئے۔ایک نقارہ اتنی زور سے بجایا کہ سب کی سماعت نے جواب دے دیا۔کسی کو اس کا مطلب سمجھ آیا اور کسی کو نہیں آیا۔لیکن سب واہ واہ کرنے لگے اور سبحان اللہ کہنے لگے۔

سوال 26: جب مصنف کو دربار میں بلایا جانے لگا تو کیا مسئلہ ہوا؟

جواب: مصنف نے دیکھا کہ اب صرف ایک کرسی خالی رہ گئی تھی۔اتنے میں کسی نے کہا کہ آزاد کو بلاؤ۔لیکن کسی نے کہا کہ معلوم نہیں کہ وہ بیٹھنا پسند کرے گا یا نہیں۔کسی نے حق میں دلیل دی تو کوئی مخالفت کرنے لگا۔اب باقاعدہ بحث شروع ہوگئی۔مصنف چاہتا تھا کہ وہ اپنا نقاب الٹ دے لیکن رحمت کے فرشتے نے اسے روک دیا۔اور اسی دوران مصنف نے آنکھ کھل گئی۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیئے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-1 سبق "شہرتِ عام اور بقائے عام کے دربار" کے مصنف کا نام ہے؟

ا۔ محمد حسین آزاد　ب۔ مہدی افادی　ج۔ اشفاق احمد　د۔ احمد ندیم قاسمی

-2 مولانا محمد حسین آزاد کا سن پیدائش ہے؟

ا۔ ۱۸۳۱　ب۔ ۱۸۳۲　ج۔ ۱۸۳۳　د۔ ۱۸۳۴

-3 مولانا محمد حسین آزاد کا سن وفات ہے؟

ا۔ ۱۹۰۹　ب۔ ۱۹۱۰　ج۔ ۱۹۱۱　د۔ ۱۹۱۲

-4 محمد حسین آزاد کہاں پیدا ہوئے؟

ا۔ لاہور　ب۔ لکھنؤ　ج۔ دہلی　د۔ علی گڑھ

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

5- محمد حسین آزاد کے والد کا نام تھا؟

ا۔ مولوی محمد حسین ب۔ مولوی محمد اکبر ج۔ مولوی محمد اصغر د۔ مولوی محمد باقر

6- ان کے والد کے کس مشہور شاعر سے دوستانہ مراسم تھے؟

ا۔ شیخ محمد ذوق ب۔ مرزا غالب ج۔ میر تقی میر د۔ مومن خان مومن

7- محمد حسین آزاد ابتدائی تعلیم کے بعد کس کالج میں داخل ہوئے؟

ا۔ گورنمنٹ کالج ب۔ دہلی کالج ج۔ لکھنؤ کالج د۔ فورٹ ولیم کالج

8- جنگ آزادی کے سات سال بعد ذوق کس شہر میں آ کر آباد ہوئے؟

ا۔ دہلی ب۔ لکھنؤ ج۔ فیض آباد د۔ لاہور

9- محمد حسین آزاد لاہور پہنچ کر کس محکمے میں ملازم ہوئے؟

ا۔ محکمہ انہار ب۔ محکمہ ریلوے ج۔ محکمہ تعلیم د۔ محکمہ ٹیکس

10- محمد حسین آزاد نے لاہور میں کس انجمن کے قیام میں بہت اہم کردار ادا کیا؟

ا۔ انجمن ادب ب۔ انجمن پنجاب ج۔ انجمن سیاست د۔ انجمن خدمت

11- انگریز حکومت نے محمد حسین آزاد کو کون سا خطاب دیا؟

ا۔ خان بہادر ب۔ سر ج۔ شمس العلما د۔ ملک الشعرا

12- کس کے انتقال سے انھیں بے حد صدمہ پہنچا اور وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے؟

ا۔ بیٹے ب۔ بیٹی ج۔ بھائی د۔ دوست

13- آزاد کس کس زبان کے بڑے عالم تھے؟

ا۔ عربی، فارسی ب۔ عربی، ہندی ج۔ عربی، اُردو د۔ عربی، انگریزی

14- ان کی کون سی کتاب اُردو کی پہلی تاریخی اور تنقیدی تحقیق ہے؟

ا۔ نیرنگِ خیال ب۔ سخن دارانِ فارس ج۔ دربارِ اکبری د۔ آبِ حیات

15- انھوں نے کس طرح کے مضامین میں خوب کام کیا؟

ا۔ تحقیقی ب۔ افسانوی ج۔ تمثیلی د۔ تاریخی

16- ان میں سے کون سی تصنیف محمد حسین آزاد کی ہے؟

ا۔ آبِ حیات ب۔ مسدس حالی ج۔ توبۃ النصوح د۔ بہارستان

17- ان میں سے کون سی تصنیف محمد حسین آزاد کی ہے؟

ا۔ نیرنگِ خیال ب۔ سخن داران فارس ج۔ دربار اکبری د۔ ا، ب، ج تینوں

18- مصنف کے مطابق بقائے دوام کتنی قسم کی ہے؟

ا۔ ایک ب۔ دو ج۔ تین د۔ چار

Geniusnesthub.com

CamScanner

19- مصنف نے خواب میں جو پہاڑ دیکھا، اس کی چوٹی سے کس کی آواز آرہی تھی؟

ا۔ باجے کی ب۔ ڈھول کی ج۔ رباب کی د۔ شہنائی کی

20- پری زاد عورتیں اصل میں کیا تھیں؟

ا۔ غفلت ب۔ عیاشی ج۔ خود پسندی د۔ ا، ب، ج تینوں

21- پست ہمت لوگ کن کی طرف متوجہ تھے؟

ا۔ پہاڑ ب۔ شہنائی کی آواز ج۔ پری زاد عورتوں د۔ ہجوم

22- بلند ہمت لوگ کس کی طرف متوجہ تھے؟

ا۔ لوگوں ب۔ شہنائی کی آواز ج۔ پری زاد عورتوں د۔ باتوں

23- مصنف کے داہنے ہاتھ پر کون کھڑا تھا، جس نے اسے منہ پر نقاب ڈالنے کا مشورہ دیا؟

ا۔ دوست ب۔ بھائی ج۔ اجنبی د۔ فرشتہ رحمت

24- سنگھاسن بتیسی کس کے عہد میں تصنیف ہوئی تھی؟

ا۔ راجا بکرماجیت ب۔ راجہ بھوج ج۔ راجہ اشوک د۔ راجہ کرشن

25- کس شاعر نے راجا بھوج کے سر پر تاج رکھا؟

ا۔ چندن داس ب۔ کرشن داس ج۔ کال داس د۔ پنڈت نرائن

26- کالی داس نے راجا بھوج کے عہد میں کتنی کتابیں تصنیف کیں؟

ا۔ نو ب۔ دس ج۔ گیارہ د۔ بارہ

27- رستم کا قصیدہ کس شاعر نے پڑھا؟

ا۔ انوری ب۔ سعدی ج۔ خاقانی د۔ فردوسی

28- ''شاہنامہ'' کس کی تصنیف ہے؟

ا۔ فردوسی ب۔ انوری ج۔ سعدی د۔ خاقانی

29- کس کے کارنامے لوگوں نے قصے اور کہانی بنا دیے تھے؟

ا۔ رستم ب۔ سکندر یونانی ج۔ دارا د۔ راجا بھوج

30- سکندر کس بادشاہ کی جتنی تعظیم کرتا تھا، وہ اتنا شرمندگی کا شکار ہوتا تھا؟

ا۔ رستم ب۔ افراسیاب ج۔ راجا بکرماجیت د۔ دارا

31- کس شخص کی آمد پر اس کے دائیں ہاتھ پر افلاطون تھا اور بائیں ہاتھ پر جالینوس؟

ا۔ سقراط ب۔ ارسطو ج۔ سکندر د۔ ایلیس باڈیز

32- کس شخص کا لباس اہلِ اسلام سے اور چال ڈھال یونانیوں سے تھی؟

ا۔ ابن رشد ب۔ بوعلی سینا ج۔ رازی د۔ رومی

33- کس بادشاہ کے کاغذوں پر لہو کے چھینٹے اور سیاہی کا داغ لگا یا گیا؟

ا۔ سکندر ب۔ دارا ج۔ چنگیز خان د۔ ہلاکو خان

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

-34 ہلاکو خان کا ہاتھ کس عالم نے پکڑ رکھا تھا؟

ا۔ بوعلی سینا ب۔ رازی ج۔ رشد د۔ محقق طوسی

-35 حافظ شیراز کے ہاتھوں میں جو شیشہ مینائی تھا، وہ کیا تھا؟

ا۔ طلسماتی شیشہ ب۔ ان کا دیوان ج۔ سادہ شیشہ د۔ ان میں سے کوئی نہیں

-36 کون یہ کہہ کر واپس چلا گیا کہ "دنیا دیکھنے کے لیے ہے، برتنے کے لیے نہیں"؟

ا۔ حافظ شیراز ب۔ فردوسی ج۔ شیخ سعدی د۔ خاقانی

-37 کس بادشاہ کا ہاتھ ایک صاحبِ جمال عورت کے ہاتھ میں تھا؟

ا۔ اکبر ب۔ ہمایوں ج۔ بابر د۔ جہانگیر

-38 جہانگیر کے ساتھ جو عورت تھی، کون تھی؟

ا۔ بیوی ب۔ بہن ج۔ ماں د۔ بیٹی

-39 کس بادشاہ کی آمد پر اسے باہر نکالنے کا شور مچ گیا؟

ا۔ اکبر ب۔ ہمایوں ج۔ محمد شاہ د۔ بہادر شاہ ظفر

جوابات

-1	ا	-2	ا	-3	ب	-4	ج	-5	د
-6	ا	-7	ب	-8	د	-9	ج	-10	ب
-11	ج	-12	ب	-13	ا	-14	ب	-15	ج
-16	ا	-17	د	-18	ب	-19	د	-20	د
-21	ج	-22	ب	-23	د	-24	ب	-25	ج
-26	ا	-27	د	-28	ا	-29	ب	-30	د
-31	ا	-32	ب	-33	ج	-34	د	-35	ب
-36	ج	-37	د	-38	ا	-39	ج		

Geniusesthub.com

CS CamScanner